REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP.-23.

جلد ۳۹　　شمارہ ۱۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر کیلئے بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ـ پنجاب ـ 143516

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ　۱۲ شہادت ۱۳۶۹ ہش　۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں روزہ، اعتکاف اور لیلۃ القدر کا بیان

● عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهِ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء یعنی دسویں محرم کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ رمضان فرض ہو گیا۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

● (ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بہت صدقہ و خیرات کرتے تھے اور رمضان میں آپ بہت زیادہ صدقہ کرتے جب آپ سے حضرت جبرائیل ملاقات کرتے اور جبرائیل آپ سے رمضان میں ہر رات ملاقات کرتے یہاں تک کہ یہ مہینہ گزر جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل پر قرآن مجید پیش کرتے۔ پس جب آپ سے جبرائیل ملتے تو آپ خیرات کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ بڑھ جاتے۔ (صحیح بخاری)

● عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔

● عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَتَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری دہاکہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کمر بند کو مضبوط باندھتے اور رات کو زندہ کرتے یعنی عبادت الٰہی میں گزارتے۔ اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

● عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لیلۃ القدر کو تلاش کرو طاق راتوں میں رمضان کے آخری دس دنوں میں۔

● عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے متعلق فرمایا، وہ گناہوں کو روک دیتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں جاری ہو جاتی ہیں۔ اس شخص کی طرح جو سب نیکیوں کو کرنے والا ہو۔

● عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔ (بخاری)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اور جس سال آپؐ کی وفات ہوئی اُس سال آپؐ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رمضان المبارک اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا ایک نہایت مؤثر، مقدس اور نہایت بابرکت مہینہ ہے۔

فضل و کرم سے تیرے میری غذا تو ہے
دُنیا میں اور کچھ نہیں تیری رضا تو ہے

(ایڈیٹر)

میر محمد شفیق آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

مجلسِ انصار اللہ مقامی کے زیرِ اہتمام

یومِ مصلح موعودؓ اور یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے موقعہ پر ہوشیار پور اور لدھیانہ میں بابرکت تقاریب

نیز

صد سالہ جشن کے اختتام پر دار البیعت لدھیانہ میں عظیم الشان جلسہ

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس انصار اللہ مقامی قادیان کے زیرِ اہتمام صد سالہ جشن کے تاریخی سال میں یومِ مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت مواقع پر ہوشیار پور اور لدھیانہ تاریخی شہروں کے سفر کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔

یوم مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے موقعہ پر مورخہ ۲۴/۲/۹۰ کو مجلسِ مقامی کے زیرِ اہتمام ایک بس، ایک ٹرک۔ ایک ماروتی وین اور متعدد موٹر سائیکلوں پر ۱۲۰ کے قریب احباب و مستورات پر مشتمل وفد ہوشیار پور گیا۔ اور پرانی گندم منڈی میں جہاں آج سے ایک صدی قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی مشیّت کے مطابق چلہ کشی فرمائی تھی۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مصلح موعودؓ کی بشارت دی تھی۔ اس عمارت کے معیّن کمرے میں جملہ احباب و مستورات نے اجتماعی دعا اور نوافل ادا کئے۔

مورخہ ۲۰/۲/۹۰ کو مجلس ہٰذا کے زیرِ انتظام ایک دلچسپ محفلِ سوال و جواب بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں منعقد ہوئی۔ جس میں موقعہ کی مناسبت سے حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق سوال و جواب ہوئے۔

یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے موقعہ پر تاریخی شہر لدھیانہ کے سفر اور وہاں پر جلسہ کے انعقاد کا وسیع پروگرام بنایا گیا۔ ابتدائی انتظامات کے لئے مورخہ ۱۰/۳/۹۰ کو مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر اُمور عامہ۔ مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ناظر جائیداد۔ مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر ایڈیشنل زعیم اعلیٰ مجلس مقامی اور خاکسار جاوید اقبال اختر زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی لدھیانہ گئے۔ اور دار البیعت کے قریب اسی محلہ میں ایک ہال جلسہ کے لئے بُک کیا۔ ہال کے مینیجر جناب سردار کرتار سنگھ صاحب بہت اچھے رنگ میں پیش آئے۔ اور انہوں نے ہمارے پروگرام کے سلسلہ میں بہت دلچسپی ظاہر فرمائی۔ لدھیانہ میں مقامی انتظامیہ سے اجازت حاصل کی گئی۔ اور جلسہ کے موقعہ پر سکیورٹی گارڈ کا بھی انتظام کیا گیا۔

مورخہ ۲۲/۳/۹۰ کو علی الصبح محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ و صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر اُمورِ عامہ۔ محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل نائب ناظر مقامی تبلیغ۔ خاکسار جاوید اقبال اختر زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی۔ محترم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر ایڈیشنل زعیم اعلیٰ کی معیت میں تین بسوں چار کاروں۔ ایک ٹرک اور ایک اسکوٹر پر تین سو سے زائد احباب و مستورات پر مشتمل قافلہ لدھیانہ کے لئے عازمِ سفر ہوا۔ تیاری جلسہ گاہ، بُک سٹال اور سکیورٹی وغیرہ کے انتظامات کے لئے ایک روز قبل مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نائب ناظر اُمور عامہ مکرم قاری نواب احمد صاحب۔ مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب عارف۔ مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ اور مکرم مولوی عبد الوسیم احمد صاحب تیماپوری لدھیانہ چلے گئے تھے۔

چنانچہ یہ قافلہ ساڑھے بارہ بجے کے بعد لدھیانہ بخیر و عافیت پہنچ گیا۔ جلسہ گاہ کے گیٹ پر بہت خوبصورت بُک سٹال لگایا گیا تھا۔ اور ہال کو خوبصورت بینرز۔ لڑیوں اور غباروں سے مزیّن کیا گیا تھا۔ ہال کی نچلی منزل میں مردوں کے لئے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ جبکہ اُوپر گیلری میں مستورات کے لئے برعایتِ پردہ جلسہ کے پروگرام کی سماعت کا انتظام کیا گیا تھا۔

حسبِ پروگرام سب سے پہلے ایک بجے مستورات نے دار البیعت میں جاکر اجتماعی دعا کی۔ اس کے بعد ۱½ بجے مردوں نے اجتماعی دعا کی۔ دار البیعت کے مکین حضرات بہت تعاون اور خوش خلقی سے پیش آئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو نیک جزاء عطا کرے آمین۔ دو بجے تک کھانے کا وقفہ تھا۔

ٹھیک دو بجکر دس منٹ پر جلسہ کی کارروائی محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہونے سے قبل دُور درشن جالندھر (ٹیلیویژن) کے نمائندے جلسہ کی رپورٹ حاصل کرنے کے لئے آچکے تھے۔ چنانچہ مکرم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک اور عزیزم مکرم عطاء اللہ ناصر صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم صدرِ اجلاس نے مختصر مگر جامع رنگ میں جلسہ کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے بعنوان "جماعتِ احمدیہ کا تعارف" اور محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقاریر فرمائیں۔ بعدہٗ خاکسار نے ایک نظم پیش کی۔ آخر میں صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

جلسہ کی کارروائی سماعت فرمانے کے لئے بعض غیر از جماعت افراد بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کی انتظامیہ کی طرف سے جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور ساڑھے تین بجے بعد دوپہر یہ قافلہ قادیان کے لئے روانہ ہوگیا۔ اور قریب ۷½ بجے شام یہ سارا قافلہ بخیر و عافیت قادیان واپس پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی روز شام ۷½ بجے کی خبروں میں جالندھر دُور درشن نے لدھیانہ جلسہ کی خبر نہایت نمایاں فلم کے ساتھ ٹیلی کاسٹ کی۔ جس کا بہت اچھا اثر ہُوا۔

مکرم منصور احمد صاحب چیمہ پریس سیکرٹری نے مکرم کلیم احمد صاحب ناصر کارکن پریس کمیٹی کے تعاون کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا پریس نوٹ متعدد اخباروں کو بھجوا دیا تھا۔ چنانچہ اگلے روز درجِ ذیل اخبارات نے نمایاں سُرخیوں کے ساتھ صد سالہ جشن کی اختتامی تقریب والی خبر کو اپنے اپنے اخبارات میں نمایاں جگہ دی۔ بہت سی اخباروں نے یہ خبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔

اخبارات کی تفصیل :-

(۱)۔ روزنامہ ہند سماچار جالندھر (اُردو)
(۲)۔ روزنامہ پرتاپ جالندھر (اُردو)
(۳)۔ روزنامہ پنجاب کیسری جالندھر (ہندی)
(۴)۔ روزنامہ ویر پرتاپ جالندھر (ہندی)
(۵)۔ روزنامہ جگ بانی جالندھر (پنجابی)

یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک موقعہ پر مجلس انصار اللہ مقامی قادیان نے ایک پمفلٹ "دار البیعت لدھیانہ کا مختصر تعارف" کے عنوان سے شائع کیا جو قادیان اور لدھیانہ کے جلسہ میں حاضرین کو تقسیم کیا گیا۔

مجلس انصار اللہ مقامی اُن سب بھائیوں کی بہت ممنون ہے جنہوں نے ان تقاریب کے انعقاد کے سلسلہ میں کسی نہ کسی رنگ میں تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اُن سب کو نیک جزاء عطا کرے آمین۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور ہماری نہایت حقیر مساعی کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔ لہ

منقولات

جماعتِ احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر۔ افتتاحی اجلاس لدھیانہ میں

جماعتِ احمدیہ امسال صد سالہ جشنِ تشکر کی تقریب منا رہی ہے۔ ان پروگراموں کا افتتاحی اجلاس لدھیانہ میں دار البیعت لدھیانہ نیا محلہ میں ہُوا۔ جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا سے حکم پاکر ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں پہلی بیعت لے کر جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس وقت دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہوچکی ہے۔ اور دن رات بنی نوعِ انسان کی خدمت کر رہی ہے۔

اس موقعہ پر جماعتِ احمدیہ کے چیف سیکرٹری ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ مولانا محمد انعام صاحب غوری۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب نے خطاب کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے اسلامی نظریہ کو پیش کیا۔ اور سو سالہ کامیاب دور کی تفصیل بیان کی۔

محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری سیکرٹری جوبلی جشنِ تشکر کمیٹی نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ جماعت احمدیہ 27 زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم شائع کرچکی ہے۔ اس کے علاوہ 115 زبانوں میں منتخب آیاتِ قرآن کریم۔ 112 زبانوں میں منتخب احادیث ہوگی۔ 107 زبانوں میں حضرت بانی جماعتِ احمدیہ کے اقتباسات کے تراجم شائع کرچکی ہے۔

{ روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء ایڈیٹوریل صفحہ
محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تصویر کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی }

لہ لدھیانہ کی اس تاریخی تقریب میں شرکت کے لئے محترمہ رخسانہ کریم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد کریم صاحب اپنے بیٹے منیر احمد قریشی کے ساتھ لاہور سے تشریف لائی تھیں۔ انہیں بھی شرکت کی سعادت ملی۔

آخری قسط

ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں سائنسدانوں کا بدلتا ہوا رجحان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۸ء

از مکرم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد

کائنات عالم میں یکسانہ قانون

قرآن مجید نے یہ بنیادی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ خدا کی مخلوق میں کوئی رخنہ نہیں ہے جیسا کہ فرمایا:۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ۔ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ۔

(۶۷ : ۴،۵)

"وہی ہے جس نے آسمان درجہ بدرجہ بنائے ہیں اور تو رحمان خدا کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا اور تو اپنی آنکھ کو ادھر ادھر پھیر کر اچھی طرح سے دیکھ لے کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کسی جگہ بھی کوئی رخنہ نظر آتا ہے اور پھر بار بار نظر کو چکر دے۔ وہ آخر کار ناکام ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی اور کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔"

قرآن مجید فرماتا ہے کہ تم بار بار نظر کو چکر دے کر دیکھو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں کوئی رخنہ نظر نہیں آئے گا۔

پس یہ یکسانہ قانون قدرت پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ میں کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ مجھے وضع کرنے والی ایک عظیم الشان ہستی ہے۔

ہماری جماعت کے مشہور سائنسدان پروفیسر عبدالسلام صاحب جن کو سنہ ۱۹۷۹ء میں NOBEL PRIZE فزکس میں ملا تھا جب سنہ ۱۹۸۱ء میں ہندوستان تشریف لائے تو ILLUSTRATED WEEKLY OF INDIA (FEBRUARY 1-7-1981) نے ان کے بارہ میں لکھا تھا کہ

NOBEL LAUREATE WITH PROFOUND FAITH IN GOD

یعنی آپ ایسے نوبل انعام یافتہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پر قوی ایمان ہے۔

پروفیسر عبدالسلام صاحب اپنی ایک تقریر میں سورۃ الملک کی ان آیات کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:۔

"THIS IN EFFECT IS THE FAITH OF ALL PHYSICISTS; THE FAITH WHICH FIRES AND SUSTAINS US; THE DEEPER WE SEEK, THE MORE IS OUR WONDER EXCITED, THE MORE IS THE DAZZLEMENT FOR GAZE"

(REVIEW OF RELIGIONS VOL 76 P. 139 JUN 1981.)

یعنی ان آیات میں جس اعتقاد کا ذکر ہے وہ دراصل تمام طبیعات میں کام کرنے والوں کا عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کی وجہ سے ہم کو جوش اور استقامت حاصل ہے۔ جتنی گہرائی میں ہم جستجو کرتے ہیں اتنا ہی زیادہ ہماری حیرت میں اضافہ ہوتا ہے اور اتنی ہی ہماری نظر چندھیائی جاتی ہے۔

ایک اور سائنسدان DR. ALBERT MCCOMBS جو BIOLOGY کے ماہر ہیں اپنا تاثر یوں بیان کرتے ہیں۔

"— AFTER MANY YEARS OF STUDY AND WORK IN THE FIELDS OF SCIENCE, MY FAITH IN GOD RATHER THAN BEING SHAKEN, HAS BECOME MUCH STRONGER AND ACQUIRED A FIRMER FOUNDATION THAN HERETOFORE. SCIENCE BRINGS ABOUT AN INSIGHT INTO MAJESTY AND OMNIPOTANCE OF THE SUPREME BEING WHICH GROWS STRONGER WITH EACH DISCOVERY"

(EVIDENCE P. 165.)

یعنی سائنس کے میدان میں کئی سالوں کے مطالعہ اور کام کرنے کے بعد میرا خدا پر ایمان متزلزل ہونے کی بجائے اور زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ اور اسے پہلے سے زیادہ تقویت حاصل ہوئی ہے۔ سائنس کے ذریعہ ہم کو ہستی باری تعالیٰ کی شان اور قدرتوں پر بصیرت حاصل ہوتی ہے جو ہر نئے انکشاف کے ساتھ ترقی کرتی ہے۔ مولانا وحیدالدین خان صاحب ISLAMIC CENTRE DELHI نے ایک عمدہ کتاب تصنیف کی ہے بعنوان GOD ARISES جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں سائنس کی گواہی اور سائنسدانوں کے اقوال جمع کئے ہیں۔ انہوں نے ایک ایمان افروز واقعہ تحریر کیا ہے۔ یہ سنہ ۱۹۰۹ء کا واقعہ ہے۔ اس وقت علامہ عنایت اللہ خان صاحب مشرقی انگلستان تشریف لے گئے تھے۔ اتوار کا دن تھا اور تیز بارش ہو رہی تھی۔ انہوں نے یونیورسٹی کے سائنسدان SIR JAMES JEANS جو CAMBRIDGE UNIVERSITY کے مشہور ہیئت دان تھے ان کو دیکھا کہ وہ بائبل ساتھ لئے ہوئے گرجا کو جا رہے ہیں۔ علامہ مشرقی نے ان سے کہا کہ آپ جیسے شہرہ آفاق سائنسدان گرجا کو جاتے ہیں! SIR JAMES JEANS نے انہیں کہا کہ میرے گھر شام کو آیئے۔ ہم ساتھ چائے پئیں گے۔ چنانچہ حسب وعدہ وہ [illegible] ان کے گھر گئے۔ SIR JAMES JEANS اپنے خیالوں میں محو تھے۔ انہوں نے پوچھا آپ نے کیا سوال کیا تھا مجھے دوبارہ بتایئے اور سوال کا جواب پانے سے پہلے ہی انہوں نے آسمانی اجرام کی پیدائش کے بارہ میں اور ان میں جو حکیمانہ نظام پایا جاتا ہے اس کے بارہ میں گفتگو شروع کر دی اور ان کی آواز اور حرکت سے یہ نمایاں تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی کبریائی کا ان کے دل پر گہرا اثر تھا اور انہوں نے کہا کہ آپ جانتے ہو عنایت اللہ خان جب میں اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ستاروں کے کمالات کو دیکھتا ہوں تو میرا وجود اس کی شان کو دیکھ کر کانپ جاتا ہے۔ جب میں گرجا جا کر اپنے سر کو خدا کے حضور جھکاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میرا رب کتنا بڑا ہے تو صرف میرے ہونٹ ہی نہیں بلکہ میرے جسم کا ہر ذرہ میرے ساتھ شریک ہوتا ہے مجھے دعا سے غیر معمولی سکون اور خوشی ملتی ہے۔ دوسروں کی نسبت میری دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ اب تم ہی بتاؤ عنایت اللہ خان کیا تمہیں سمجھ میں آیا کہ میں کیوں گرجا کو جاتا ہوں؟ یہ سن کر عنایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ آپ کی باتیں سن کر مجھے قرآن مجید کی ایک آیت یاد آگئی۔ اگر اجازت ہو تو میں اُسے سناؤں۔ SIR JAMES JEANS نے کہا ضرور سنایئے۔ پھر انہوں نے سورۃ فاطر کی یہ آیت سنائی:۔

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ۔ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

(۳۵: ۲۸،۲۷)

یعنی اور پہاڑوں میں سے مختلف رنگوں کے پہاڑ ہوتے ہیں بعض سفید بعض سرخ مختلف رنگوں کے اور کالے سیاہ بھی۔ اور لوگوں اور چارپایوں اور جانوروں میں سے ہر ایک کا رنگ دوسرے سے جدا ہوتا ہے۔ حقیقت اس طرح ہے اور اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء اس سے ڈرتے

ہیں۔ قرآنِ پاک کی ان آیات کا SIR JAMES JEAN پر گہرا اثر ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جن کو علم ہے وہی خدا سے ڈرتے ہیں، یہ کیسے کمال کی بات ہے۔ کتنی غیر معمولی بات ہے۔ میں نے پچاس سال کے مسلسل مطالعہ اور مشاہدہ کے بعد اس حقیقت کو پایا ہے۔ آنحضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کسی نے سکھایا؟ کیا یہ سچ سچ قرآن میں ہے؟ اگر یہ قرآن میں ہے تو میں اپنی شہادت ریکارڈ کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن الہامی کتاب ہے۔ (آنحضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اَن پڑھ تھے۔ وہ خود بخود اتنی اہم بات کو نہیں سیکھ سکتے تھے۔ خدا نے ہی ان کو سکھایا تھا۔ میری سمجھ سے باہر ہے کتنی غیر معمولی بات ہے۔ الغرض اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کے الفاظ ایک گہری صداقت کو پیش کرتے ہیں۔

کائنات عالم کا مطالعہ نہ صرف خدا کے موجود ہونے کی طرف لے جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت کے حصول کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

چونکہ سائنس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے ہمارے سابقہ امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی سائنس سے بہت دلچسپی تھی اور جب محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل انعام ملا تھا تو وہ بہت خوش ہوئے تھے الحمدللہ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی روح پرور نظم میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات کا ذکر کر کے اپنے دل کا حال اس طرح بیان فرماتے ہیں :-

اُس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

آپ کی پیاری نظم ان درد بھرے الفاظ پر ختم ہوتی ہے :-

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے۔

کائنات عالم پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارہ میں جو عقلی دلیل ملتی ہے اس کی اس روحانی دلیل سے زبردست توثیق ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے رسولوں سے کلام کرتا رہا ہے اور قرآن کے ذریعہ دنیا کو یہ اطلاع دیتا رہا ہے کہ وہی ہمارا خالق ہے۔ ایک طرف سائنس خدا کی طرف اشارہ کرتی ہے تو دوسری طرف خدا خود کہتا ہے کہ میں موجود ہوں۔

کتاب بعنوان EVIDENCE میں بھی بعض سائنسدانوں نے اپنے مضامین میں الہام الٰہی کا ذکر کیا ہے مثلاً امریکہ کے ریاضی دان DR MERLIN SMITH لکھتے ہیں

" GOD COULD TALK WITH MAN MAN COULD EVEN TALK WITH GOD. AND THE FIRST GREAT THING THAT GOD TOLD MAN WAS THAT IT WAS HE WHO HAD MADE HIM AND THE MARVELOUS LIMITLESS UNIVERSE AROUND HIM."

یعنی خدا انسان سے بات کر سکتا ہے۔ انسان بھی خدا سے بات کر سکتا ہے اور سب سے پہلی بڑی بات جو خدا نے انسان کو بتایا تھا وہ یہ تھی کہ میں نے تم کو اور اس عظیم الشان وسیع کائنات کو بنایا ہے۔"

سب سے پہلی وحی جو سید نا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اس میں بھی یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ خدا ہمارا خالق ہے۔

موجودہ زمانہ میں خدا تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بکثرت ہمکلام ہوا۔ وہ فرماتے ہیں :-

خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے
وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے

ہمارے سید و مولیٰ صدیق و امین پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بار بار نہایت پُر شوکت اور بہت ہی پیار سے پُر شفقت اور دلربا انداز میں یہ بتایا تھا کہ اس نے اس کائنات کو اور ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ اس کی ایک جھلک آپ کی خدمت میں پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

قرآن مجید فرماتا ہے :-

۱۔ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (۲ : ۲۲)

۲۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (۱۴ : ۳۳)

۳۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا (۳۲ : ۵) (۲۵ : ۶۰)

۴۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ (۶۵ : ۱۳)

۵۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا (۱۳ : ۳)

۶۔ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ (۲۹ : ۴۴)

۷۔ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ (۱۳ : ۱۷)

۸۔ اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ (۳۹ : ۶۳)

۹۔ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (۳۵ : ۴)

۱۰۔ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ (۵۹ : ۲۵)

۱۱۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا (۳۶ : ۳۷)

۱۲۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (۶ : ۲)

۱۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۳۵ : ۲)

۱۴۔ تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْھَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا (۲۵ : ۶۲)

۱۵۔ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ (۲۳ : ۱۵)

۱۶۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (۷ : ۵۵) (۱۰ : ۴)

۱۷۔ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ (۱۵ : ۸۷)

۱۸۔ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ھَدٰی (۲۰ : ۵۱)

۱۹۔ وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ (۷ : ۱۲)

۲۰۔ نَحْنُ خَلَقْنٰکُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَہٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ (۵۶ : ۵۸-۶۰)

۲۱۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی (۸۷ : ۲،۳)

۲۲۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (۹۶ : ۲)

۲۳۔ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۱۴ : ۱۱)

یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

ختم شد

تقاریب نکاح و شادی

۲۔ مکرم عبدالنبی صاحب ہندی پنڈت گلگنور کی صاحبزادی عزیزہ خولہ بیگم کا نکاح عزیز سید قادر ولی صاحب کے ساتھ ۵ کو دو ہزار پانصد روپے مہر پر محترم مولوی رفیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ دوسرے روز ان کے نسبتی بھائی محترم محبوب احمد صاحب پاشاہ نے ۶ کو پانصد کے قریب احباب کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر محترم عبدالنبی صاحب نے ۵۰/- روپیہ اعانت بدر اور ۲۰/- روپیہ شکرانہ فنڈ میں ادا کئے۔ اور محترم پاشاہ صاحب نے ۸۰/- روپیہ اعانت بدر اور ۲۰/- روپیہ شکرانہ فنڈ میں ادا کئے۔

۲۔ مکرم مولوی مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید نے ۱۵ر فروری ۱۹۹۰ء کو مسماۃ صابرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محبوب احمد صاحب مرحوم ساکن وڈمان ضلع محبوب نگر کا نکاح مسمی محمد برہان الدین صاحب ساکن وڈمان کے ساتھ مبلغ پندرہ سو روپے ۱۵۰۰/- مہر پر مسجد احمدیہ وڈمان میں پڑھا۔ اسی وقت رخصتانہ عمل میں آیا ۱۶ر فروری کو دعوت ولیمہ دی گئی۔

اسی طرح موصوف نے ۱۶ر فروری کو مسماۃ رضوانہ بیگم صاحبہ بنت حکیم محمد محی الدین صاحب وڈمان کا نکاح مسمی مسعود احمد صاحب ولد محمد احمد صاحب مرحوم مبلغ ۱۶۲۵/- روپیہ مہر پر بمکان حکیم محمد محی الدین پڑھا۔ اور ۱۷ر فروری کو مسنون دعوت ولیمہ دی گئی۔ اس مبارک موقعہ پر مکرم منظور احمد صاحب کی طرف سے ۴۰/- روپے اعانت میں ادا کئے گئے۔

ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے نیز مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کی درخواست دعا ہے۔

(ایڈیٹر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۹ء

قسط اوّل

مباہلہ کی دعوت اور اس کے نتائج

از محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○

(آل عمران : آیت ۶۲)

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میری جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
(دُرِّ ثمین)

تاریخ انبیاء اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور و مرسل مبعوث ہوا تو باوجود اُس کی بے داغ اور پاکیزہ زندگی کے جو اُس نے اپنی ہی قوم کے اندر رہ کر گزاری تھی ' دعویٰ ماموریت کے بعد وہی قوم جو اُس کے صدق و صفا ۔ امانت و دیانت اور عفت و پاکیزگی کی قسم کھاتی تھی ' اُس کی تکذیب و تکفیر اور تذلیل و توہین پر کمربستہ ہو جاتی رہی ہے اور اُس کو اور اُس کے پیروکاروں کو ایسے ایسے مظالم اور اذیتوں کا تختۂ مشق بناتی رہی ہے کہ جن کو سُن کر آج بھی ہر انسان لرزہ براندام ہو جاتا ہے ۔ مخالفین و معاندین کے یہ مظالم اس بات کا کھلا ثبوت ہوتے ہیں کہ الٰہی جماعتوں کے دلائل کے سامنے وہ لاجواب ہو گئے ہیں ۔ وہ اپنے منصوبوں میں ناکام ہو گئے ہیں ۔ اُن کا مقصد تحقیقِ حق نہیں ہوا کرتا بلکہ محض ضد ۔ تعصب ۔ تکبّر اور شوخی و شرارت ہوا کرتا ہے ۔ اور یہ بھی امرِ واقعہ ہے کہ ایسے معاندین و مخالفین خواہ وہ ابلیس جیسے کوئی لیڈر ہوں یا نمرود و فرعون جیسے بادشاہ یا عتبہ و شیبہ اور ابوجہل جیسے سردار ' ہمیشہ اُن کے حصے میں ناکامی و نامرادی ہی آتی رہی ہے اور مامورین و مرسلین اور اُن کی جماعتیں مخالفتوں کے طوفانوں کے باوجود ہمیشہ غالب و فتحیاب ہوتی چلی آئی ہیں ۔ یہ ایک ایسی تقدیر اور الٰہی سُنّت ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی ۔

دلائل و براہین کی تکمیل اور اتمامِ حجت کے بعد بھی جب مخالفین و معاندین کے مظالم ۔ ایذاء رسانیاں اور الزام تراشیاں اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہیں تو پھر بحث و مباحثہ بے کار ہو جاتا ہے ۔ افہام و تفہیم کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں اور حق و صداقت کے اظہار و تحقیق کے لئے صرف ایک ہی طریق رہ جاتا ہے اور وہ ہے مُباھلہ ۔

مباہلہ دراصل عربی زبان کا لفظ ہے ۔ جو بَھَلَ سے نکلا ہے ۔ اس کے لفظی معنے ترک کرنا ۔ آزاد چھوڑ دینا اور لعنت ڈالنا ہیں ۔ جب باب مفاعلہ سے اس کا فعل بنایا جائے یعنی مباھلہ ، تو اس کے معنی دو فریقوں کا ایک دوسرے پر لعنت ڈالنا ہوتے ہیں ۔ گویا انہوں نے اپنے بحث و مباحثہ کو چھوڑ کر اپنا معاملہ خدا کی عدالت میں پیش کر دیا کہ اب خدا اس رنگ میں فیصلہ کرے کہ جو جھوٹا ہو اُس پر خدا لعنت کی مار مارے ۔

چنانچہ اسی رُوٹ (ROOT) سے ابتہال بھی نکلا ہے جس کے معنی عاجزی کرنا اور جوش سے دُعا کرنا ہے ۔ یعنی خدا کی عدالت میں معاملہ پیش ہونے کے بعد پھر اس کے لئے خدا کے حضور اپنے پورے جوش سے دُعا کرنا ۔

یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ علماء کہلانے والے اکثر مخالفین اس مغالطہ کا شکار ہیں اور دوسروں کو بھی اپنی مغالطہ دہی سے گمراہ کرتے ہیں کہ مباہلہ کے لئے دونوں فریقوں کا ایک میدان میں آمنے سامنے آنا ضروری ہے ۔ حالانکہ مباحثہ و مناظرہ کے لئے تو یہ شرط درست ہے لیکن مباہلہ کے لئے ایک میدان میں دونوں فریقوں کا اجتماع ہرگز لازمی نہیں ہے ۔ نہ تو آیتِ مباہلہ میں ایسی کوئی شرط ہے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت سے کوئی ایسا ثبوت ملتا ہے ۔ البتہ دونوں فریقوں کا اس طریقِ فیصلہ پر رضامند ہو کر ابتہال کرنا لازمی شرط ہے ۔ پس مناظرہ ۔ مباحثہ ۔ مجادلہ اور چیز ہے ۔ اور مباہلہ اور چیز ہے ۔ لیکن معاندینِ احمدیت بجائے ابتہال کے شوخی و شرارت اور گستاخی میں بڑھ رہے ہیں اور گالیوں اور سب و شتم پر اُتر آئے ہیں جو یقیناً سچوں اور الٰہی جماعتوں کا ہرگز شیوہ نہیں ہے ۔ ایسے معاندین درحقیقت خود اپنے کردار ہی سے اپنی ذات کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق قرار دے رہے ہیں ۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دلائل و براہین سے ایک فریق پر اتمامِ حُجّت ہو جاتی ہے اور پھر بھی وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتا تو آخر کار پھر یہی ایک طریق کار رہ جاتا ہے کہ دونوں فریق مل کر اپنا معاملہ خدا کی عدالت میں لے جائیں ۔ چنانچہ نجران کے عیسائیوں سے جب حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مباحثہ ہوا اور ہر طرح اُن پر اتمامِ حُجّت ہو گئی اور وہ لوگ پھر بھی اپنی ضد پر اڑے رہے تو اس پر جیسا کہ میں نے ابتداء میں آیتِ کریمہ تلاوت کی ہے ' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ :-

" اب جو شخص تیرے پاس علمِ الٰہی کے آ چکنے کے بعد تجھ سے اس کے متعلق بحث کرے تو تو اُسے کہہ دے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو ۔ اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو ۔ اور ہم اپنے نفسوں کو بلائیں اور تم اپنے نفسوں کو ۔ پھر گڑگڑا کر دُعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈالیں ۔"

اس ارشادِ ربّانی کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عیسائیوں کو دعوتِ مباہلہ دی اور اس یقین کے ساتھ دی کہ اگر یہ مباہلہ کریں گے تو ایک سال کے اندر اندر تباہ ہو جائیں گے ۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا :-

" لَمَا حَالَ الْحَوْلُ عَلَى النَّصَارٰى كُلِّهِمْ حَتّٰى يَهْلِكُوْا "

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۳)

مگر نجران کے عیسائیوں کو اس مباہلہ کے قبول کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ ہلاکت سے بچ گئے ۔ لیکن اس دعوتِ مباہلہ کی لعنت اُن پر اس رنگ میں پڑی کہ وہ جھوٹے ثابت ہو گئے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طریقِ مبارک کے مطابق آپؐ کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف علماء ' مکفرین و مکذبین پر پہلے تو دلائل و براہین سے اتمامِ حجت کر دی ۔ لیکن پھر بھی وہ تکفیر و تکذیب اور غلط فہمیاں پھیلانے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء کو آپؑ نے ان آئمۃ المکفرین کو مباہلہ کی پہلی دعوتِ عام دی (ملاحظہ ہو تبلیغِ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۲۱ تا صفحہ ۱۲۳)

لیکن کوئی بھی مردِ میدان نہ بن سکا ۔ جبکہ آپ ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء کے دن امرتسر کی عیدگاہ کے میدان میں بھی پہنچ گئے تھے ۔ حضور علیہ السلام نے علماء کے اس گریز کو دیکھا تو خود ہی تین مرتبہ دُعائے مباہلہ کے الفاظ ایسے دردناک پیرایہ میں دُہرائے کہ عیدگاہ آہ و فغاں سے میدانِ حشر کا نمونہ بن گئی ۔ اس موقع پر حضورؑ نے مولوی عبد الحق غزنوی یا کسی اور مخالف کے خلاف کوئی بددُعا نہیں کی ۔ بلکہ صرف اپنے متعلق یہ دُعا کی کہ اگر میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ مجھے ہلاک کر دے ۔ پھر آپؑ نے اپنے اعتقادات پر ایسی مؤثر تقریر فرمائی کہ مولوی عبد اللہ غزنوی کے ایک شاگرد منشی محمد یعقوب صاحب کی چیخیں نکل گئیں اور وہ نہایت والہانہ انداز میں ہاتھ پھیلائے حضور کے قدموں میں جا گرے اور پھر مجمع میں بیعت کر لی ۔ جو حضور علیہ السلام کے مباہلہ اور تقریر کا فوری اثر اور شیریں ثمر تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان ۔

بعد ازاں حضورؑ نے ۱۸۹۷ء میں مخالف عالموں اور سجادہ نشینوں کو دوبارہ مباہلہ کی دعوت دی جس کے ساتھ مباہلہ کے الفاظ بھی از خود لکھ دیئے ۔ چنانچہ اس لمبی عبارت میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ :-

" ...... لیکن اے علیم و خبیر ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں تیرے ہی الہام ہیں اور تیرے منہ کی باتیں ہیں تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت دُکھ کی مار میں مبتلا کر کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو سانپ یا

سگِ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کی اور کسی کی جان پر اور کسی کی عزت پر اور جب میں یہ دعا کروں تو دونوں فریق کہیں آمین۔ ....."
(انجام آتھم صفحہ ۶۵ تا ۶۶ طبع اول)

حضور علیہ السلام نے علماء اور سجادہ نشینوں کو یہ سہولت بھی دی کہ وہ اپنے ہاں بیٹھے بیٹھے ہی اشتہار کے ذریعہ سے بھی مباہلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کسی نے بھی اس دعوتِ مباہلہ کو قبول نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف، اور حضرت پیر صاحب العلم سندھ نے، ان دونوں بزرگوں نے حضور کی صداقت کی گواہی دی۔

یگانہ مسیح موعود کے قلم سے نکلے ہوئے ذکر کردہ الفاظ بے اثر نہیں گئے اگرچہ مباہلہ کی نوبت نہیں آئی مگر مخالف علماء کو اس کی پاداش میں ان سزاؤں میں سے جو حضور علیہ السلام نے دعا سے مباہلہ میں بیان فرمائی تفصیل کسی نہ کسی سزا کو بھگتنا پڑا۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پہلے اندھے ہوئے پھر سانپ کے ڈسنے سے مرے۔ مولوی عبد العزیز صاحب اور مولوی محمد صاحب لدھیانوی جو مشہور مکفرین میں سے تھے بہ نیت مباہلہ کے دن ... ایک کے بعد دیگرے اس جہان سے کوچ کر گئے۔ اور ان کا پورا خاندان اجڑ گیا۔ مولوی سعد اللہ نو مسلم اور مولوی رسل بابا طاعون کا شکار ہوئے مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب "فتح رحمانی" کے صفحہ ۲۶-۲۷ میں آپ کے خلاف بددعا کی تھی، وہ کتاب کی اشاعت سے قبل ہی لقمۂ اجل بن گئے اور معاندین و مکفرین میں سے اکثر مشہور ہلاکی زندگی میں تباہ و برباد ہوئے اور سلسلہ تک ان مخالفین کی اکثریت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اور جو زندہ رہ گئے تھے وہ کسی نہ کسی بلا میں گرفتار تھے۔ جن کا ذکر حضور علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی طبع اول کے صفحہ ۲۲۷ تا صفحہ ۲۳۰ میں فرمایا ہے

سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ہی کے غلام اور آپ کی ... حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے اسی طریق پر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حکومت پاکستان کی طرف سے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی سرکردگی میں جماعت احمدیہ کے خلاف کذب و افترا اور بہتان تراشیوں کا جو پلندہ قرطاس ابیض WHITE PAPER کی صورت میں شائع کیا تھا اس کا مفصل، مدلل اور مسکت جواب دے کر اتمام حجت کے تمام تقاضوں کو پورا کر دیا۔ اور جب مکفرین و مکذبین آئمۃ الکفر کی شوخیاں اور شرارتیں اور ایذا رسانیاں تمام اخلاقی حدود کو پار کر گئیں تو آخر کار آپ اس معاملہ کو سنتِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عدالت میں لے گئے اور اپنی جماعت کے ہر ہر فرد کی طرف سے مکفرین و مکذبین کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج مورخہ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو دیا۔ جس میں آپ نے فرمایا :-

"یہ معاملہ اب بہت طول پکڑ گیا ہے اور سراسر یکطرفہ مظالم کا یہ سلسلہ بند ہونے میں نہیں آرہا۔ جماعت احمدیہ نے ہر لحاظ سے صبر کا نمونہ دکھایا اور بعض اوقات یکطرفہ مظالم کو مسلسل حوصلے سے برداشت کیا اور جہاں تک ظالموں کو سمجھانے کا تعلق ہے ہر پرامن ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے معاندین و مکذبین کے ائمہ کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی۔ اور ایسی حرکتوں کے عواقب سے متنبہ کیا اور خوب کھلے لفظوں میں باخبر کیا کہ تم یہ ظلم محض جماعت احمدیہ پر نہیں بلکہ عالم اسلام اور خصوصیت سے پاکستان کے عوام پر کر رہے ہو اور دھوکہ اور فریب سے ان کو ان مظالم میں بالواسطہ یا بلاواسطہ شریک کر کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا رہے ہو۔ اور دن بدن جو نت نئے مصائب پاکستان کے غریب عوام پر ٹوٹ رہے ہیں ان کے اصل ذمہ دار تم ہو۔ اور یہ مصائب خدا تعالیٰ کی بڑھتی ہوئی ناراضگی کے آئینہ دار ہیں لیکن افسوس کہ ظلم کرنے والے ہاتھ رکنے کی بجائے ظلم و تعدی میں مزید بڑھتے چلے گئے۔ اور اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ جماعت احمدیہ اس ظلم کو مزید برداشت نہیں کر سکتی۔ لہذا ایک لمبے صبر اور غور و فکر اور دعاؤں کے بعد میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ تمام مکذبین اور معاندین کو جو تمہارا اس شرارت کے ذمہ دار ہیں، خواہ وہ کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں، قرآنی تعلیم کے مطابق کھلم کھلا مباہلے کا چیلنج دوں اور اس قضیہ کو اس دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عدالت میں لے جاؤں کہ خدا تعالیٰ ظالموں اور مظلوموں کے درمیان اپنی قہری تجلی سے فرق کر کے دکھا دے۔"

اس چیلنج مباہلہ سے مخالفین و معاندین میں ایک کھلبلی مچ گئی۔ اور وہ بوکھلاہٹ میں وحشت زدہ ہو کر مختلف لایعنی شرائط اور عذروں سے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ ابتہال کے معنوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہیں خدا کی عدالت میں انتہائی سنجیدگی کے ساتھ گڑگڑا کر دعائیں کرنی چاہئیں لیکن اس کے برعکس یہ بزعم خود علماء قسم کے نام نہاد علماء اس چیلنج مباہلہ کا جواب بھی خوف خدا کو بالائے طاق رکھ کر نہایت شوخی اور گستاخی کے ساتھ دے رہے ہیں۔ مگر دوسری طرف خدا تعالیٰ کی تقدیر اپنے کرشمے ظاہر کر رہی ہے جس کے ہیبت ناک نتائج کا نمونہ دنیا دیکھ رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳ میں معاندین احمدیت کے بارے میں فرمایا تھا کہ :-

"یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پرآب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے؟... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعائیں نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ اور خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔"

پس اس مباہلہ کے اس کھلے چیلنج کو بھی خدا تعالیٰ نے بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑا۔ اور جھوٹوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت الگ الگ انداز میں پڑی کسی پر زندگی کی شکل میں۔ کسی پر موت کی شکل میں۔ کسی پر جھوٹ و افتراء کی شکل میں اور کسی پر ذلت کی شکل میں۔

(باقی آئندہ)

بیوت الحمد منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کے اوائل میں جماعت کے غرباء کو مکان کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے ایک عظیم بابرکت تحریک "بیوت الحمد" کا اجراء فرمایا۔ چنانچہ نظارت ہذا کی طرف سے متعدد مرتبہ بذریعہ خطوط اور اخبار بدر تمام افراد جماعت کو اس بابرکت تحریک میں حسب توفیق حصہ لینے کے لئے تحریک کی جاتی رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے بعض مخلصین نے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

لیکن جماعت کے اکثر متمول افراد نے اس اہم تحریک پر کماحقہ توجہ نہیں دی ہے لہذا تمام امراء و صدر صاحبان اور عہدیداران مال نیز مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ حضور انور کی اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کے لئے احباب جماعت کو بار بار تحریک کرتے رہیں اور اپنی مساعی سے نظارت ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں

مجالس انصار اللہ کیرلہ کا دو روزہ کامیاب سالانہ اجتماع

رپورٹ مرسلہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کیرلہ

صوبائی مجلس انصار اللہ کیرلہ کی طرف سے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں مؤرخہ ۱۷ و ۱۸ فروری ۱۹۹۰ء کو بمقام اوٹاپالم (ATTAPALAM) دو روزہ سالانہ اجتماع نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں شرکت کے لئے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت، قادیان سے تشریف لائے ہوئے تھے۔

بفضلہ تعالیٰ مجالس انصار اللہ کیرلہ کے تقریباً تین صد نمائندگان نے شرکت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اوٹاپالم میں صرف ایک نو احمدی مکرم دیران کویا صاحب ملازم ہیں اور یہاں جماعت قائم نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہمارا یہ اجتماع تربیتی و تبلیغی دونوں لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ اس کے لئے مکرم دیران کویا صاحب اور ان کا خاندان خاص طور پر شکریہ کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور یہاں جلد ایک فعال جماعت قائم ہو جائے۔

تبلیغی جلسۂ عام

مؤرخہ ۱۷ فروری کو شام پانچ بجے خاکسار کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم ایم پی احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم دیران کویا صاحب نے مختصر استقبالیہ تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب مقام ختم نبوت۔ وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوانات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ اس دوران مکرم ای پی کنہی احمد صاحب ناظم انصار اللہ کیرلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ در مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اشعار خوش الحانی سے سنا کر ان کا ترجمہ بھی بتایا۔ بفضلہ تعالیٰ تین گھنٹے سے زائد وقت تک یہ اجلاس جاری رہا۔ غیر از جماعت احباب کثیر تعداد میں ادھر ادھر کھڑے ہو کر تقاریر سنتے رہے۔ اور بعض احباب جلسہ گاہ میں بھی تشریف لائے۔

تربیتی اجلاس

مؤرخہ ۱۸ فروری کو گیارہ بجے صبح ایک گھنٹہ تک مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے تربیتی کلاس لی اور مختلف تربیتی و انتظامی امور پر روشنی ڈالی۔

تناول طعام اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو بجے بعد دوپہر مکرم ناظم صاحب انصار اللہ صوبہ کیرلہ مکرم ای پی کنہی احمد صاحب کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم اے پی کنجا محمد صاحب چیرمین صد سالہ جوبلی کمیٹی کیرلہ نے استقبالیہ تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے تقریر کرتے ہوئے انصار اللہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ازاں بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں انصار اللہ کے مقام اور دعا کے فلسفہ پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر اجلاس کی تقریر کے بعد مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب نے مجلس انصار اللہ کے لائحہ عمل برائے سال ۱۹۹۰ء کا ملیالم ترجمہ سنایا۔ پھر مختلف مشوروں کے بعد یہ نشست بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

بین الاقوامی یکجہتی کے عنوان پر جلسۂ عام

مؤرخہ ۱۸ فروری ۱۹۹۰ء بروز اتوار شام چار بجے مقامی ہائی سکول کے وسیع و عریض میدان میں بین الاقوامی یکجہتی کے عنوان پر ایک عظیم الشان جلسہ عام خاکسار کی زیر صدارت مکرم مولوی عبد السلام صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔

مکرم دیران کویا صاحب کے خطبہ استقبالیہ کے بعد مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے جماعت احمدیہ کا تعارف، اس کی صد سالہ تقاریب اور جماعت کے عالمگیر کارناموں پر تقریر کرتے ہوئے اس جلسۂ عام کا افتتاح فرمایا۔

اس کے بعد خاکسار نے اپنی ابتدائی صدارتی تقریر میں مختلف انبیاء کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے تمام مذاہب کی مشترکہ تعلیم جو توحید باری تعالیٰ کی بنیاد پر ہے، پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ تمام پیشوایان مذاہب کا احترام کرتی ہے اور اس کے نتیجہ میں اکناف عالم میں مختلف اقوام کے درمیان یکجہتی اور اخوت قائم کرنے میں کوشاں رہتی ہے۔

ازاں بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے مکرم عبد الرحمٰن صاحب ایڈیٹر کیرلہ کاؤمودی KERALA KAUMUDI نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان وہ قابل احترام ملک ہے جہاں ہر مذہب کے پیروکار رہتے ہیں جن کی تعلیمات کو اپنانے سے یہ ملک جنت نما بن سکتا ہے۔ لیکن بعض مشرپسند، خود غرض اور مفاد پرست لوگوں نے اس ملک کے اندر باہمی منافرت کا بیج بو دیا ہے۔ جس کے قلع قمع کی ذمہ داری بھی سب اہل مذاہب ہی پر پڑتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے مذہبی نکتہ نگاہ سے بابری مسجد اور رام جنم بھومی کے مسئلہ کا بہترین انداز میں حل پیش کیا۔

دوسری تقریر اس علاقہ کے ایک شہرت یافتہ سماجی ورکر شری اندین گوپی نے کی اور بتایا کہ میں اس عظیم جلسہ کی اہمیت سے پوری طرح واقف ہوں۔ اس قسم کے جلسے ملک کے کونے کونے میں منعقد کئے جانے کی ضرورت ہے۔ موصوف نے زور دے کر کہا کہ پیار و محبت اور اخوت و بھائی چارہ کے ماحول کو برقرار رکھنے کے لئے میں تمام اہل مذاہب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ مکمل تعاون کریں جو مختلف جہت سے مظلومیت کے باوجود پیار و محبت اور یکجہتی و شانتی کا پیغام لے کر اکناف عالم میں سرگرم عمل ہے۔

اس کے بعد رام کرشن مٹھ ترچور کے سربراہ شری مردانند سوامی جی نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی بہت سراہنا کی۔ موصوف نے بتایا کہ میں نے جماعت احمدیہ کی شہرت سنی تھی۔ آج اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کی امن بخش تعلیمات اور اس کی عالمگیر سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے میرا دل اس جماعت کے لئے احترام کے جذبات سے لبریز ہو چکا ہے۔

آپ نے بتایا کہ حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی بنیادی تعلیمات کو فراموش کرنے کے نتیجہ میں ہی آج مختلف قسم کے فسادات اور فتنے رونما ہو رہے ہیں۔ آخر میں سوامی جی نے جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی کے پورا ہونے اور اس پر نازل ہونے والے افضال الٰہی پر مبارکباد پیش کی۔

بعدہٗ ونسنٹ۔ ڈی۔ جارج نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی تعمیری سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ قومی یکجہتی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہر قوم اور ہر مذہب اپنے آپ کو کسی ایک مذہب میں مدغم کر کے اپنے وجود کو مٹا لے بلکہ اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے بھی یکجہتی قائم ہو سکتی ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم عبد الرحمٰن صاحب کاکی ناڈ ایڈیٹر پریدم وزانی کی ہوئی۔ موصوف نے ہندوستان کو مسیح اول کے مدفن اور مسیح ثانی کے مولد ہونے کی وجہ سے قابل صد عزت و احترام قرار دیا۔

آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ہی یہ توفیق بخشی ہے کہ سوامی مردانند جی کی طرح ہزاروں افراد اور معززین کی اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو غلط فہمیاں تھیں، ان کو دور کیا جائے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے کئی واقعات بھی بیان کئے۔

اس تقریر کے بعد اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ امید سے کہیں بڑھ کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت اور خاص طور پر مکرم دیران کویا صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس جلسہ اور سالانہ اجتماع کے تمام پروگراموں کو کامیاب بنانے میں بہت محنت کی۔

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم (؟) ... جزاکم اللہ احسن الجزاء

"A SPIRITUAL JOURNEY THROUGH THE UNIVERS"

کائناتِ عالم میں ایک رُوحانی سیر

کالیکٹ کیرلہ میں جوبلی نمائش کا شاندار افتتاح

رپورٹ مرسلہ مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ

(دوسری اور آخری قسط)

اس نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کالیکٹ یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے صدر جناب ڈاکٹر ایم۔ جی۔ ایس۔ نارائن نے کہا کہ میں نے اس نمائش کا گہرا مطالعہ کیا ہے اور میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں یہ اسلام کو سمجھنے کے لئے ایک نیا معیار اور پیمانہ ہاتھ آیا ہے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس حدیث نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے کہ ایک شہید کے خون سے ایک عالم دین کے قلم کی سیاہی زیادہ قیمتی ہے۔ اس زمانہ میں اس پُرحکمت کلام کی زیادہ اشاعت کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ بعض مفاد پرستوں کی وجہ سے مذہب کے نام پر آجکل بہت خون بہایا جا رہا ہے۔

اس نمائش نے مجھے بتایا کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کا گہرا مطالعہ کرکے اس زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق انمول موتی اس میں سے نکال کر پیش کرنے میں کوشاں ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں دجّال کے بارے میں جماعت احمدیہ کے نظریہ کی تائید کرتے ہوئے بتایا کہ اس نمائش میں مجھے قرآن اور سائنس کا ایک عجیب ملاپ اور سنگم نظر آیا ہے۔

بعدہٗ مکرم ای۔ طاہر صاحب اور جناب ۔ ۔ کویاٹی صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر الذکر صاحب کالیکٹ کے ایک مسلم سماجی ورکر اور مشہور سکالر ہیں۔ موصوف نے اس نمائش کے اہتمام پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آجکل مسلمانوں کو سائنس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ آج سائنسی دنیا میں نوبل لاریٹ ڈاکٹر عبد السلام کو ایک قابل قدر مقام حاصل ہے لیکن اسلامی دنیا انہیں صرف اس لئے اہمیت نہیں دے رہی ہے کہ ان کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔

فاضل مقرر نے قتل مرتد کے نظریہ کی تردید میں ابلیس کے انکار اور استکبار کے باوجود خدا تعالیٰ کی طرف سے مہلت دیئے جانے کے واقعہ پر معنی خیز روشنی ڈالی۔ اور قرآنی حکم سیروا فی الارض سے یہ نکتہ نکالا کہ آج کی اس نمائش میں اس سیر کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔

آخر میں مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ایڈیشنل سیکرٹری جوبلی کمیٹی بھارت نے صد سالہ جشن تشکر کی تقاریب اور عظیم الشان کامیابیوں کا مختصر خلاصہ پیش کرتے ہوئے نمائش کے اہتمام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔

اس افتتاحی تقریب کے بعد سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کا ہجوم ذوق و شوق کے ساتھ نمائش دیکھنے لگا جو ٹاؤن ہال سے ملحق گراؤنڈ میں سجائی گئی تھی۔

اس تقریب افتتاح کی تفصیلی خبریں کیرلہ کے متعدد اخبارات میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئیں۔ ملایالا منورما جس کی اشاعت ۷ لاکھ ہے اور قارئین کی تعداد اس سے دس گنا ہے، اس نے بھی اور ماتر وبھومی نے بھی جس کا سرکولیشن ۲ لاکھ ہے اور قارئین کی تعداد ۶۰ لاکھ سے اوپر ہے، بہت تفصیل اور بڑی تصاویر کے ساتھ خبریں شائع کیں۔ اسی طرح کم و بیش ایک کروڑ افراد تک یہ خبر پہنچی ہیں۔ نیز ٹیلیویژن نے بھی بہت تفصیل سے کوریج کیا اور اسی ہفتہ کے کیرلہ پروگرام میں ٹیلی کاسٹ کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نمائش۔ ایک جائزہ

اس نمائش میں ۱۵۲ قد آدم بورڈ آویزاں کئے گئے تھے جن کے دونوں طرف قرآنی آیات، احادیث نبوی اور دیگر کتب مقدسہ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تحریرات کے چیدہ چیدہ اقتباسات اور ان کے انگریزی و ملیالم ترجمے اور عنوان کی مناسبت سے مزین تصاویر سے مختلف جاذب نظر رنگوں میں لکھی اور سجائی گئی ہیں۔ ان ۱۵۲ تحریروں اور عنوانوں کے ذریعہ انسان کی پیدائش سے لے کر اس زمانہ کے انسان کی حاصل کردہ ترقیات تک کا ایک جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے قرآن مجید کی عظمت بیان کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی ہستی پر دلائل پیش کئے گئے۔ اس کے بعد کائنات اور اس کی پیدائش، اس کی ترتیب، انسان کی پیدائش کے چھ مراحل۔ پیدائش آدم کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی زمین پر اپنی نمائندگی (خلافت) کا آغاز۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک قرآن کریم میں مذکور بعض انبیاء کی بعثت اور ان کے مخالفین پر نازل ہونے والے عذاب الٰہی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیدا شدہ انقلاب۔ آخری زمانہ کے مسلمانوں کے حالات کے بارے پیشگوئیاں۔ خروج دجّال۔ ظہور یاجوج ماجوج۔ امام مہدی علیہ السلام کی بعثت اور پیشگوئیاں اور ان کا پورا ہونا۔ جماعت احمدیہ کے قیام اور خلافت اولیٰ سے لے کر خلافت رابعہ تک کی عالمگیر سرگرمیوں کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

سب سے آخر میں دنیا کی ایک سو سے زائد زبانوں میں شائع شدہ منتخب آیات قرآنی۔ احادیث نبوی اور دیگر اسلامی لٹریچر کے تراجم اور شہدائے احمدیت کی تصاویر اور جماعت احمدیہ کے ذریعے تعمیر ہونیوالی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تصاویر وغیرہ پیش کی گئی تھیں۔

نمائش کے دیکھنے کے بعد لوگ مزید معلومات اور اپنے شکوک و شبہات کے ازالہ کے لئے ڈیوٹی پر متعین خدام اور مبلغین کرام سے تبادلۂ خیال کرتے رہے۔

نمائش کے ساتھ ہی بُک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا تھا بفضلہ تعالیٰ کئی ہزار روپوں کی کتب فروخت ہوئیں۔ قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نمائش کو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ اور اس نمائش کی تیاری اور ترتیب کیلئے جن احباب نے دن رات محنت کی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزاء اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے آمین۔

درخواست ہائے دُعا

• مکرم فرحت اللہ صاحب چندہ پور مع اہلیہ صاحبہ ان دنوں علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

• مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ ۳۱/- روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ سکم سے نازیہ بیگم صاحبہ اہلیہ نادر صاحب، نرینہ اولاد کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ نیز لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سکم سے آئے ہوئے تین افراد نے بیعت کی ہے ان کی استقامت کے لئے درخواست دُعا ہے۔ اسی طرح محترمہ بچی آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چچا ماسٹر نذر احمد صاحب مرحوم، اعانت بدر اور تعمیر مسجد دہلی میں یکصد روپیہ ادا کرتے ہوئے اپنی صحت و تندرستی اور اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواستِ دعا کرتی ہیں۔

• مکرم سید ابو صالح صاحب اور مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کٹک سے روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے۔ • مکرم راشد رحیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور، یکصد روپیہ صدقہ میں ادا کرکے اپنی بیٹی کی میٹرک میں نمایاں کامیابی کیلئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

• مکرم حضرت ایم منظر اسکر صاحب صدر جماعت احمدیہ ہبلی تحریر فرماتے ہیں کہ عزیزہ فاطمہ بانو بنت رفیق احمد صاحب نو دنگا بعمر دس سال نے قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے۔ آمین کی تقریب میں اجتماعی دعا ہوئی۔ قارئین بدر سے بھی عزیزہ کے روشن مستقبل کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

ولادتیں

• مکرم محمد اصحاب صاحب آف پنکال (اڑیسہ) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۹/۱۱/۱۳ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی اور خاندان کی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے اعانت بدر میں ۲۰/- روپیہ ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً

• مکرم سید امداد علی صاحب نے ساجد نیند ٹی ۵۰/- روپے ادا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۹۰ء کو انہیں لڑکا عطا فرمایا ہے قبل از پیدائش موصوف نے مبشر خواب دیکھی تھی کہ بزرگان نے انہیں خواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیٹا عطا فرمائے گا۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت وقف کیا جاچکا ہے۔

اعمالیہ جماعت ... کی جماعت کو ... درازیٔ عمر اور نیک و صالح بننے کیلئے درخواستِ دعا ہے

عہدیداران وممبران مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۳۶۹ ہش مطابق ۱۹۹۰ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران وممبران مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

۱۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے	صدر مجلس اعزازی
۲۔ ″ مولوی محمد خورشید احمد صاحب انور	ناظم وقفِ جدید
۳۔ ″ سید تنویر احمد صاحب	ممبر
۴۔ ″ چوہدری محمود احمد صاحب عارف	″
۵۔ ″ حکیم محمد دین صاحب	″
۶۔ ″ مولوی محمد انعام صاحب غوری	″
۷۔ ″ چوہدری منظور احمد صاحب گجراتی	″
۸۔ ″ منیر احمد صاحب حافظ آبادی	″
۹۔ ″ ماسٹر مشرق علی صاحب	″
۱۰۔ ″ ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	″

احباب جماعت و عہدیداران جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں مقبول خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور احباب کرام ان سے تعاون فرماویں۔

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

---

۲۲ رمضان المبارک تک

چندہ وقفِ جدید کی صد فی صد ادائیگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالم روحانیت میں موسم بہار کی آمد آمد ہے اور برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ رمضان المبارک گذر رہا ہے۔ یہ رمضان احمدیت کی نئی صدی کا دوسرا رمضان ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم عاجزوں کے دامن اپنے غیر معمولی فضلوں سے بھر دے اور ہم اس کی حمد کے ترانے گاتے اور پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کا عزم صمیم دلوں میں لئے نئی صدی میں داخل ہوں۔

رمضان کا مہینہ دیگر عبادات کے ساتھ مالی عبادات کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ وہ اس مہینہ میں تیز آندھی سے بھی زیادہ خدا کی راہ میں مال خرچ فرماتے تھے۔ انجمن وقفِ جدید کی روایت ہے کہ جو جماعتیں اور مجاہدین اپنا چندہ وقفِ جدید رمضان المبارک تک ادا فرما دیتے ہیں اُن کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل کرکے دعائے خاص کی درخواست کی جاتی ہے۔

امراء و صدر صاحبان عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ ازراہ کرم جملہ احباب جماعت کو تحریک فرماویں کہ رمضان المبارک کے شروع میں ہی اپنا اور اپنے اہل و عیال کا چندہ وقفِ جدید ادا فرماویں اور یہ بھی کوشش فرماویں کہ اُن کی پوری جماعت کا چندہ وقفِ جدید ۲۲ رمضان المبارک تک ادا ہو جائے اُن کی جماعت کا نام سو فیصد ادائیگی والی جماعتوں کی دعائیہ فہرست میں شامل کیا جا سکے۔

وقفِ جدید انجمن احمدیہ آپ سے پُرخلوص تعاون اور خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو حسن عمل اور مقبول خدمت کی توفیق سے نوازے۔

نوٹ:۔ سو فیصد ادائیگی کرنے والے احباب کے اسماء گرامی کی اطلاع ۲۲ رمضان المبارک تک دفتر وقفِ جدید میں دے۔

ممنون فرماویں۔

ناظم وقفِ جدید قادیان

لازمی چندہ جات

حضرت مسیح موعودؑ کے جاری کردہ حصہ آمد، چندہ عام اور جلسہ سالانہ لازمی چندہ میں شمار ہیں جو ہر برسر روزگار احمدی پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہم سے دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرکے اپنے مالی میں سے کچھ حصہ کاٹ کر اس سلسلہ کی اعانت نہیں کرتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اور چندہ عام کی شرح کل آمد کا $\frac{1}{16}$ مقرر فرمایا ہے یعنی اگر کسی شخص کی آمد ماہوار -/۱۶ روپے ہے تو اس پر -/۱ روپیہ چندہ عام میں ہر ماہ ادا کرنا لازم آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو باشرح چندہ ادا کرنے کی طرف بارہا توجہ دلاتے چلے آ رہے ہیں۔ ابھی بھی بہت سے دوستوں کے لازمی چندہ کا بجٹ بے شرح اور برائے نام ہے۔ اور اس کے بالمقابل بعض دوستوں نے طوعی چندوں میں بڑے بڑے وعدے لکھوائے ہیں جب کہ اس امر کی وضاحت کی جاتی رہی ہے کہ لازمی چندہ کی اہمیت کے پیش نظر احباب اوّل اپنا لازمی چندہ کا بجٹ باشرح بنائیں پھر طوعی چندوں میں سبقت کی روح کا مظاہرہ کرتے ہوئے حصہ لیں۔ ورنہ آپ کی مثال ایسی ہی ہے کہ کوئی پنجوقتہ نمازوں کی پابندی نہ کرے اور نوافل خوب ادا کرتا رہے۔

لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی روشنی میں باشرح بجٹ لکھوائیں۔ اور سابقہ بقایا جات بھی جہاں تک ممکن ہو سکے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں جملہ مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد

عہدیداران جماعت احباب جماعت کی خصوصی توجہ کیلئے

جیسا کہ احباب جماعت کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۹۰-۱۹۸۹ء ختم ہونے میں صرف تین ماہ کا مختصر عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے کھاتہ جات کا مجموعی طور پر جائزہ لینے سے ظاہر ہے کہ نسبتی بجٹ کے مقابل پر لازمی چندہ جات کی وصولی بہت کم ہوئی ہے۔ اکثر جماعتوں کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے اس لئے تمام امراء و صدر صاحبان و عہدیداران مال مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ حضور انور کے ارشاد گرامی کی روشنی میں تمام بقایا داران سے مل کر پیار و محبت سے لازمی چندہ جات کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرماویں۔ تاکہ بقایا لازمی چندہ جات سو فیصد وصولی ہو سکے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ مَیں دین کو دُنیا پر مقدم رکھوں گا۔ جب آپ اس پر عمل کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں و انعامات کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کے کاروبار و اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ اللّٰھم آمین

ناظر بیت المال آمد

امتحانات دینی نصاب برائے

مبلغین و معلمین و کارکنان درجہ اوّل دوئم و سوم

مبلغین و معلمین کرام وقفِ جدید و کارکنان درجہ اوّل دوئم و سوم کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے دینی نصاب کا سالانہ امتحان بابت سال ۱۹۹۰ء بمطابق ۱۳۶۹ ہش ۱۵ جون کو ہوگا۔

دینی نصاب کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(ا) :- برائے مبلغین کرام :- شہادت القرآن۔ تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(ب) :- ایام الصلح :- تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(ج) :- اخبار جنگ کو حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک اہم انٹرویو شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔

نصاب برائے معلمین وقفِ جدید :-

(۲) ا :- جماعتی تربیت اور اس کے اصول :- از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ۔

ب :- اخبار جنگ کو حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک اہم انٹرویو شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔

(۳) :- نصاب برائے کارکنان درجہ اوّل دوئم و سوم صدر انجمن احمدیہ :-

ا :- بامحاورہ ترجمہ قرآن مجید پارہ نمبر ۱۰ نصف اوّل۔

ب :- علم الکلام :- جماعتی تربیت اور اس کے اصول (۲) :- اخبار جنگ لندن کو حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک اہم انٹرویو۔ شائع کردہ نظارت نشر و اشاعت قادیان۔

ج :- انٹرویو :- تلاوت قرآن مجید۔ نماز جنازہ کی دعا۔ نماز باترجمہ۔ اذان کے بعد کی دعا۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ دعائے استخارہ۔ دعائے قنوت۔ صداقت احمدیت اور وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے تین تین دلائل۔ خلفائے احمدیت کی جانب سے جاری فرمودہ تحریکات۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا قومی فرض ہے۔ (منیجر بدر)

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت الٰہی احکام ہیں جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہئے تاکہ ان کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت احمدیہ بھارت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کروانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر :- سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔ فون نمبر ۶۲۹۹۴۳

ارشادِ نبوی

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لاؤ تو ہر خرابی برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا!!

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(پیشکش)

بانی پولیس روڈ، کلکتہ ۷۰۰۰۲۶

ٹیلیفون نمبرز :- 4123-5137-5236 - 26 - 26

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زد جام عشق ۱۰۰/- روپے

حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

تریاقِ معدہ ۸/- ۱۵/-

روغن زیتون کاجل

حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ
کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073
PHONES:- OFFICE:- 275475 — RESI:- 273903.

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار (درثمین)

AUTOWINGS
15 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

الخیر کلّہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE:- 279203.
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اشفعوا تؤجروا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا) (حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM.
(KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہاں میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6 - GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES OFFICE:- 6348179 RESI:- 6289389 BOMBAY - 400099.

خدا کے پسندیدہ لوگ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-
"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا، کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں، کہ جو لوگ ایمان لائے، ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں، اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے"
(روحانی خزائن جلد ۲۰ ۔ الوصیت صفحہ ۳۰۹)

طالبانِ دعا
محمد شفیق سہگل ۔ محمد نعیم سہگل ۔ محمد لقمان جہانگیر ۔ مبشر احمد ۔ ہارون احمد ۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم ۔ کلکتہ

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ } تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیوتی ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر ۔294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

لداخ الیکٹرانکس — اینڈ سٹوڈیو روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشینوں کے سیلز اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہوکر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

N. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6- ALBERT VICTOR ROAD FORT,
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558.
BANGALORE - 560002.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف۔ مالکان حمید ہارڈ ویئر مارٹ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS
16- MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001
تارکا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار، ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

ٹیلیفون نمبر:- 28-5222 اور 28-1652

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"

(کشتی نوح)

AIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!